احرام کی نیت کرتے وقت تلبیہ نہیں کہا، تو مُحرم ہوگا یا نہیں؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2727 تاریخ: 09-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے دوست نے ایک مسئلہ بیان کیا کہ عمرہ میں نیت کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دفعہ تلبیہ یعنی "لبیك اللھم لبیك الخ" کہنا ضروری ہوتا ہے، اگر کسی نے تلبیہ نہ کہا، تو اس کا عمرہ شروع ہی نہیں ہو گا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا واقعی یہ بات درست ہے کہ بغیر تلبیہ کہے احرام باندھا، تو عمرہ شروع نہیں ہو گا؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ احرام میں داخل ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ حج یا عمرہ میں سے کسی ایک منسک (یعنی عبادت) کو ادا کرنے کی نیت کرنے کے ساتھ ساتھ تلبیہ یعنی "لبیك اللھم لبیك" یا اس کے قائم مقام ذکر اللہ کرنا، ضروری ہے اور تلبیہ یا تلبیہ کے قائم مقام ذکر کرتے وقت احرام کی نیت کا ہونا بھی ضروری ہے، صرف ذکر اللہ کی نیت کرنے سے تلبیہ شمار نہیں ہو گا۔ اگر کسی شخص نے احرام کی نیت کرنے کے ساتھ تلبیہ یعنی "لبیك اللھم لبیك" یا کوئی ذکر اللہ احرام کی نیت سے نہ کیا، بلکہ ذکر اللہ کی نیت کی، تو ایسا شخص مُحرِم نہیں کہلائے گا اور نہ ہی ایسے شخص کا عمرہ ادا

ہو گا، البتہ یہ یاد رکھیں کہ تلبیہ میں خاص "لبیك اللھم لبیك" کہنا سنت ہے۔

احرام کی شرائط میں سے ایک شرط تلبیہ کہنا بھی ہے، اس کے متعلق جزئیات درج ذیل ہیں۔

فتاوی ہندیہ میں احرام کی شرائط وغیرہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک الخ۔ وھی مرۃ شرط والزیادۃ سنۃ۔۔۔اماشرطہ فالنیۃ حتی لایصیر محرما بالتلبیۃ بدون نیۃ الاحرام **ولا یصیر شارعا بمجرد النیۃ مالم یات بالتلبیۃ او ما یقوم مقامھا من الذکر**" ترجمہ: لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک (آخر تک) ایک مرتبہ کہنا شرط اور ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا سنت ہے۔۔۔ بہرحال احرام کی شرط، تو وہ نیت ہے، یہاں تک کہ احرام کی نیت کے بغیر تلبیہ کہنے سے محرم نہ ہو گا۔ **اسی طرح صرف احرام کی نیت کرنے سے محرم نہیں ہو گا، جبکہ تک احرام کی نیت سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر نہ کر لے۔** **(فتاوی ھندیہ، جلد1، صفحہ222، مطبوعہ کوئٹہ)**

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "رکن احرام کے صرف دو ہیں، دل سے نیت اور اس کے ساتھ زبان سے وہ ذکر جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو، خواہ لبیک یا کچھ اور مثل "سبحان اللہ یا الحمدللہ یا اللہ اکبر یا اللھم اغفرلی وغیر ذلک" جب یہ دونوں باتیں پائی گئیں، احرام بندھ گیا اور جو کچھ مُحرم پر حرام تھا، حرام ہو گیا۔ پَر لبیک کہنا سنت اور مُحرِم کے لیے ہر ذکر سے بہتر ہے جہاں تک ہو سکے اس کی کثرت کرے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ779،780، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

"**لبیک کہنا سنت**" اس عبارت پر فتاوی رضویہ کے حاشیہ میں ہے: "وقع فی اللباب ان التلبیۃ مرۃ فرض وفی النھر والدر انھا مرۃ شرط۔ قال القاری وھو عند الشروع لاغیر، لکن التحقیق ان الفرض والشرط انما ھو مطلق الذکر لا خصوص التلبیۃ کما حققہ

فی البحر ،قال: وقول من قال انها شرط ،مراده ذکر یقصد به التعظیم لاخصوصها وتمامه فی ردالمحتار۔ اقول: و قدنص فی اللباب قبیل ما مران کل ذکر یقصد به تعظیم اللہ سبحانه یقوم مقام التلبیة۔ وفیه فی صدر باب الاحرام شرائط صحته الاسلام والنیة والذکر اوتقلید البدنة ثم عدمن سننه تعیین التلبیة۔ قال القاری رحمة اللہ علیه هناک التلبیة اوما یقوم مقامها من فرائض الاحرام عند اصحابنا **وفی الدریصح الحج بمطلق النیة ولو بقلبه لکن بشرط مقارنتها بذکر یقصد به التعظیم** فانکشف الغطاء والحمدللہ رب العلمین "یعنی لباب میں **مذکور ہے کہ تلبیہ ایک** مرتبہ فرض ہے اور نہر الفائق اور دُر میں ہے کہ ایک بار شرط ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف شروع میں ہے، **لیکن تحقیق یہ ہے کہ فرض اور شرط تلبیہ نہیں، بلکہ مطلقاً ذکر ہے،** جیسا کہ بحر میں اس کی تحقیق ہے۔ جن لوگوں نے تلبیہ کے شرط ہونے کا قول اختیار کیا، ان کی مراد یہ ہے کہ ایسا ذکر جس سے تعظیم کا قصد کیا جائے، نہ کہ خاص تلبیہ۔ مکمل بحث ردالمحتار میں ہے۔ **اقول:** لباب میں پچھلی عبارت سے تھوڑا سا پہلے تصریح ہے کہ ہر وہ ذکر جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعظیم کا قصد کیا جائے وہ تلبیہ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اسی میں باب الاحرام کے شروع میں ہے کہ احرام کے صحیح ہونے کی شرط اسلام، نیت، ذکر یا بُدنہ کی تقلید ہے۔ پھر اس کی سنتوں میں تلبیہ کو ذکر کیا، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: ہمارے اصحاب کے نزدیک یہاں تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر، احرام کے فرائض میں سے ہے۔ **دُر میں ہے کہ حج، مطلق نیت سے صحیح ہو جاتا ہے خواہ صرف دل سے نیت ہو، بشرطیکہ نیت کے ساتھ کوئی ایسا ذکر ہو جس سے تعظیم مقصود ہو۔** تو اس سے پردہ ہٹ گیا اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔"

(فتاوی رضویه، جلد10، صفحه779تا781، مطبوعه رضافاؤنڈیشن، لاهور)

احرام کی شرائط کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **"تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔"** (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1074، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تلبیہ یا تلبیہ کے قائم مقام ذکر کرنے کے وقت احرام کی نیت کا ہونا ضروری ہے، اس کے متعلق جزئیات درج ذیل ہیں:

تلبیہ کے وقت احرام کی نیت کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ **البحر العمیق، فتاوی تاتار خانیہ، محیط برھانی** میں ہے: " واللفظ للمحیط: واعلم بان الروایات قد اختلفت فی ھذا الفصل، فی روایۃ ابن سماعۃ بمجرد النیۃ لا یصیر محرماً الا ان یلبی او یکبر او یذکر اللہ، یرید بہ الاحرام " ترجمہ: تو جان کہ اس مسئلے میں روایات مختلف ہیں۔ ابن سماعہ کی روایت میں ہے کہ محض نیت سے محرم نہیں ہو گا، مگر یہ کہ نیت کے ساتھ تلبیہ، **تکبیر یا کوئی اور اللہ پاک کا ذکر کرے اور اس ذکر سے احرام کا ارادہ ہو۔** (محیط برھانی، جلد2، صفحہ420، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

النتف فی الفتاوی میں ہے: " فاما الاحرام فھو التلبیۃ مع وجود النیۃ وھو علی ثلاثۃ اوجہ: احدھا اذا نوی ولم یلب فلیس بمحرم بالنیۃ وحدھا والثانی ان لبی ولم ینو فلیس بمحرم ایضا فی قول ابی حنیفۃ واصحابہ وھو محرم فی قول ابی عبد اللہ علی نیتہ القدیمۃ **والثالث ان لبی ونوی فھو محرم متفقا** " ترجمہ: بہر حال احرام یہ تلبیہ اور نیت کے موجود ہونے کے ساتھ تین صورتوں پر مشتمل ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب کسی شخص نے احرام کی نیت کی، لیکن تلبیہ نہیں کہا، تو وہ شخص فقط نیت سے محرم نہیں ہو گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تلبیہ کہا، لیکن احرام کی نیت نہیں کی، تو ایسا شخص بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب علیہم الرحمۃ کے نزدیک محرم نہیں ہو گا، البتہ ابو عبد اللہ کے قول کے مطابق سابقہ نیت کے اعتبار سے محرم ہو گا۔ **تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تلبیہ کہا**

اور ساتھ میں احرام کی نیت بھی کی، تو ایسا شخص بالاتفاق محرم ہو گا۔

(النتف فی الفتاوی، صفحہ 207، مطبوعہ دار الفرقان)

احرام کے وقت تلبیہ کہنے کی حیثیت کے متعلق جو بحث فرمائی، اس بحث کے دوران معتمد قول کو بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری لکھتے ہیں: "فالمعتمد ما ذکرہ حسام الدین الشھید انہ یصیر شارعا بالنیۃ لکن عند التلبیۃ لا بالتلبیۃ کما یصیر شارعا فی الصلاۃ بالنیۃ لکن عند التکبیر لا بالتکبیر" ترجمہ: معتمد قول وہ ہے جس کو حسام الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ احرام شروع تو نیت سے ہو گا، مگر تلبیہ کے وقت ہو گا، فقط تلبیہ کے ساتھ محرم نہیں ہو گا، جیسا کہ نماز میں داخل تو نیت سے ہو گا مگر تکبیر کے وقت ہو گا صرف تکبیر سے نماز میں داخل نہیں ہو گا۔

(ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری، صفحہ 125، 126، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ "سُبْحٰنَ اللہِ، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" یا کوئی اور ذکرِ الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی، تو احرام ہو گیا، مگر سنت لبیک کہنا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1074، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

14 جمادی الاولی 1444ھ/09 دسمبر 2022ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے